ملکی اصلاح و ترقی کا نقیب

مہر وہ ہے خاک کے ذرے جو کر دے زرنگار
اونچی اونچی چوٹیوں پہ نور برسانے سے کیا

سالانہ چندہ ... فی پرچہ دو آنہ

کاکوری اخبار

جلد ۱	کاکوری شنبہ ۱۵ جنوری ۱۹۵۵ء مطابق ۲۰ جمادی الاول ۱۳۷۴ھ	نمبر ۳

غزل

از جناب مولوی محمد عاصم صاحب قیس کاکوروی

ہوں نہ ملا ہوں نہ مفتی ہوں نہ مولانا ہوں
جسم و جاں سوختہ جلوۂ جانانہ ہوں
ساقیا بادہ کش نرگس مستانہ ہوں
ہے نہ دیوانہ پہ طاعت نہ عبادت نہ ادب
سرمۂ دیدۂ ابرار ہوں یا نہ ہوں
درِ آئینہ ہوں طوطی استاد ازل
ہوں وہ گمنام کہ خود اپنے کو ڈھونڈھے نہ ملوں
جب سے مرکز ہوں بنا برق نظر کا تیری
فخر ہے اپنے جنوں پر بھی جنوں ہے لیکن
بیخودی کھیل نہیں ہے نہ تماشا کوئی
تم جو بے کس ہوں تو کعبہ بھی ہوں بتخانہ بھی
فرش مجھ پر ہوئی جاروب کشی پلکوں سے

بحمد اللہ کہ سرشار ہوں مستانہ ہوں
شمع کی لو سے جو زندہ ہے وہ پروانہ ہوں
بے نیاز سبو و شیشہ و پیمانہ ہوں
ہاں میں دیوانہ ہوں پیمانہ ہوں پیمانہ ہوں
کیا یہ کم ہے کہ میں خاک در میخانہ ہوں
جیسے خورشید دلی دیوانہ ہوں
حشر تک مذکور ہوں یاد وہ افسانہ ہوں
نور ہوں طور تجلی ہوں پریخانہ ہوں
بات اتنی ہے کہ میں آپ کا دیوانہ ہوں
تم نے مستانہ بنایا ہے تو مستانہ ہوں
میں تمہارا ہوں تو کعبہ ہوں نہ بتخانہ ہوں
فضل ساقی سے میں دردی کش میخانہ ہوں

کچھ مرے غیر نہیں انفس و آفاق مرے
آپ ہی قیس ہوں اور آپ ہی ویرانہ ہوں

ضرب توحید

اے کاش نگہ پیدا کرے شوق کی تجدید
وہ شوق جو گوہر سے بھرے دامن امید
بھکائے تجھے لائے کہاں شب کے خم و پیچ
ہے نسبت نہ تھی مرد ہنر ساز کی تقلید
گر پختہ عقائد کی بنا ہو خلش دل
شب میں بھی نمودار ہو ڈوبا ہوا خورشید
اک فکر خداداد سے روشن ہے زمانہ
پھولوں سے بھرے دیکھے بہت دامن امید
اک مردہ نظر تیری نہیں اسکی سزاوار
عالم میں تو ہر ذرہ ہے آئینۂ توحید

برہم کاکوروی

حب الوطن من الایمان

اقصائے عالم کے دانشمند متفق ہیں کہ وطن کی محبت سے انسان کا دل خالی نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی ایسا ہے جو اس ذائقہ سے نا آشنا ہے تو وہ سے

پتھر اور طاہر تی ہے وہ دل نہیں ہوتا

اور وطن کی جدائی۔ وطن والوں کی تکلیف اور پریشانیوں پر اگر کلیجے سے آہ نہ نکلے تو سمجھنا چاہیے کہ دل مر گیا اور روح کی موت ہو چکی۔

جلد ۱ | کاکوری شنبہ ۱۵ جنوری ۱۹۵۵ء | نمبر ۳

دل کے کہنے پر چلیں یا عقل کا کہنا کریں
اے محبت کے خدا اس کشمکش میں کیا کریں

آج کاکوری اخبار کا تیسرا شمارہ پیش نظر ہے۔ یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ جو احباب مخلصین اس دیرینہ خادم کے شائق و منتظر تھے انھوں نے کاکوری اخبار کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔ پشاور۔ ملتان۔ ڈھاکہ۔ چٹاگانگ۔ لاہور اور کراچی غرضکہ جہاں جہاں بھی شرف باریابی حاصل کر پایا ہے ہر طرف سے ہماری آواز پر لبیک کی صدائیں آ رہی ہیں خود بھارت میں حیدرآباد اور نگ آباد کے محبان صادق ہماری جرأت کی داد دے رہے ہیں اگر نوازش ہائے بے پایاں کی بارش کا یہی حال رہا تو ہمارا مستقبل باوجود مخالفتوں اور رقابتوں کے درخشاں نظر آ رہا ہے۔ ارباب وطن کا سنجیدہ طبقہ بھی ہمہ تن ہمت افزا مشوروں سے نواز رہا ہے مگر اخوان الشیاطین کا وہ طبقہ جس کا شیوہ ہی رہا ہے ہمت شکنی۔ نکتہ چینی۔ بیجا اعتراض اور مخالفت وہ ضرور اپنی نیش زنی سے باز آتا نظر نہیں آتا۔

اگرچہ اس طبقہ کی طرف سے یہ خیال کر کے کہ جواب جاہلاں باشد خموشی بہت بڑی حد تک لاپرواہی اختیار کر رہے ہیں۔ مگر تعجب ان چند سمجھدار عاقل و بالغ ہستیوں پر ہوتا ہے جو خواہ مخواہ خون لگا کر شہیدوں میں داخل ہو رہے ہیں۔ سمجھتے ہیں زمانے کی حالت کو قصبہ کے ماحول کو دنیا کی فضا کو۔ اس سے بھی ناواقف نہیں کہ کاکوری اخبار کن خاص ضروریات کا حامل بنکر میدان عمل میں لایا جا رہا ہے۔ اور کیسے کیسے سوالوں کو اسے منھ توڑ جواب دینا ہے۔ معمولی لغزشوں اور غلطیوں پر غلط و بیجا اعتراض کر کے اپنے اور اخبار دونوں پر انگشت نمائی اور جگ ہنسائی کا موقع دے رہے ہیں۔ ہم تو بزرگوں کے اس قول پر ثابت قدم ہیں کہ انسان جب بھی خدمت خلق کے لیے قدم اٹھاتا ہے اسی قسم کی بوچھار اور اولیاں پھینکی جاتی ہیں۔ ثبات قدم ضبط و استقلال میں لغزش پیدا کرنے کی کوششیں ہوتی ہیں۔ ایسے اوقات میں کانوں کو بہرہ اور زبان کو گنگ کر لینا چاہیے۔ ہم خاموشی کے ساتھ ہر اعتراض کو سن رہے ہیں اور معترض بھائیوں کے شکر گذار ہیں کہ وہ اخبار کی غلطیوں کو ابھار کر اخبار کو سنورنے کا موقع دے رہے ہیں۔

نوازشنامہ از پشاور

مکرمی۔ آج کاکوری اخبار ملا۔ دیکھ کر طبیعت اس قدر خوش ہوئی جو بیان نہیں کر سکتا۔ غرضکہ کاکوری کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آ گیا اور آپ سب لوگ یاد آ گئے۔ بظاہر تو نہیں لیکن دل میں خوب رو دیا۔ حب وطن کا جذبہ ہر انسان میں ہوتا ہے کسی میں کم کسی میں زیادہ۔ آپ کی ہمت اور دلچسپی قابل قدر ہے میں اپنی دلی مبارکباد آپ کو اس سلسلہ میں پیش کروں گا کہ آپ اپنی کوششوں میں کسی حد تک ضرور کامیاب ہوگئے اللہ تعالیٰ آئندہ بھی کامیاب فرمائے۔ آمین

مجھے امید ہے کہ اگر ہم سب نے آپ کا برابر سے ہاتھ بٹایا تو یہ پرچہ اسی طرح مستقل نکلتا رہے گا۔ اور ہم سب اس سے مفید معلومات حاصل کر سکیں گے

قادر علی علوی

کھلی چٹھی
بنام ڈسٹرکٹ بورڈ

مکرمی۔ قصبہ کاکوری کی سڑک جو کئی برسوں کے بعد بنی خیال تھا کہ آمد و رفت میں پوری سہولت ہو جائے گی لیکن پوری سڑک درست نہ ہو سکی اور ایک فرلانگ کا وہ بدترین حصہ جو پہلے بھی حد سے زیادہ خراب تھا بدقسمتی سے درست نہ ہوا۔ اس جگہ پر پہلے بھی کئی سال سے یکہ گاڑی الٹتے اور سواریاں چوٹ کھاتی تھیں اور اب تو یہ جگہ حد سے زائد خطرناک اور ناقابل گذر ہو گئی ہے گہرے نشیب و فراز اور مضر صحت گرد کا طوفان نہ صرف سواریوں اور رہ گذر بلکہ قریب کے مکانات اور دوکانوں کو گرد سے پاٹ دیتا ہے۔ امید ہے کہ ذمہ داران ڈسٹرکٹ بورڈ اس حصہ کو جلد ہی درست کرا دیں گے تاکہ عوام کی تکلیف دور ہو جائے۔

آپ کا صادق حکیم مصطفےٰ خان

حالات وطن

جملہ ارباب وطن سے گزارش ہے کہ وہ اپنے یہاں کی قابل اندراج خبریں روانہ کرکے مشکور کرتے رہیں ——— ایڈیٹر

راجعت وطن | محمد عارف صاحب علوی (مشیر قانونی ریلوے مشرقی پاکستان) ہفتہ عشرہ کی چھٹی پر وطن آئے ۱۰ جنوری کو مع اہل وعیال کے مستقر پر واپس ہوگئے۔ بیگم مشہود علی صاحب بھی ہمراہ آئی تھیں واپس ہوگئیں۔ موصوف کے یہاں چوری ہوگئی۔ واپسی کے دو روز باقی تھے کہ مشہود علی صاحب علوی نے بذریعہ تار اطلاع دی کہ چوری ہوگئی۔ تفصیلات کا ہنوز انتظار ہے۔

اخلاق احمد علوی معہ اہلیہ محترمہ کے وطن آئے ہیں۔ کہکشاں بلڈنگ محلہ گنج میں قیام ہے۔

احمد حسین انصاری فرنگی محلی معہ اہلیہ (دختر عبد الصمد صاحب مرحوم) آجکل آئے ہوئے ہیں۔

عبد الحی علوی رسوا کاکوروی ۵ جنوری کو معہ اہل وعیال کے وطن آگئے ہیں۔ اب غالباً قیام وطن ہی میں فرمائیں گے۔

معین احمد علوی آرٹ ماسٹر چوٹ کھا جانے کی وجہ سے بغرض علاج چھٹی پر تھے رخصت ختم ہونے پر اپنے مستقر سیتاپور واپس ہوگئے۔ جہاں انکو خانگی میں کار خاص پر تعینات کیا گیا۔

ریحانہ خاتون دختر قاضی راشد علی خاں صاحب مرحوم اپنے شوہر کے یہاں کراچی تشریف لے گئیں۔

چوریاں | کراچی (مغربی پاکستان) کی اطلاع ہے کہ منشی مظہر علی علوی ایم۔ اے ایڈوکیٹ کے یہاں چوری ہوگئی۔ چور سب کچھ اٹھا لے گئے۔ کوئی تفصیل ہنوز موصول نہیں ہوئی جس کا شدید انتظار ہے۔

لکھنؤ (رسنگا گاؤں) کی خبر ہے کہ احمد مجتبیٰ صاحب علوی کے یہاں عجیب ڈرامائی طریقہ پر دن دوپہر میں چوری ہوگئی۔ مختصر واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ بیگم احمد مجتبیٰ صاحب اعزا کے یہاں گئی ہوئی تھیں۔ خود احمد مجتبیٰ صاحب ضرور تاً پاکستان گئے ہوئے ہیں۔ تنہا موصوف کا بارہ تیرہ سال کا بچہ گھر پر تھا۔ ایک فقیر نے دروازہ پر صدا لگائی۔ بچے نے اندر سے آکر کہا گھر پر کوئی ہے نہیں آگے بڑھو۔ فقیر بضد ہوگیا۔ لڑکا فوراً واپس آیا کہ کچھ نکالکر دیدے۔ فقیر بھی اسکے ساتھ ہی گھر میں گھس آیا۔ لڑکے کے ہاتھ پیر باندھ دیئے۔ اور سب سامان سمیٹ کر جمع کرنا شروع کر دیا

شاباش ہے اس کمسن بچہ کو جس نے خدا جانے کس طرح اپنے ہاتھوں پیروں کی رسیوں کو باورچی خانہ کی چھری سے کاٹ ڈالا اور گھر میں بندھے ہوئے پالتو کتوں کو کھولا جو اجنبی فقیر پر جھپٹ پڑے۔ ایک گٹھری فقیر لے کر بھاگ نکلا۔ تفصیل بعد میں شائع ہوگی۔

علالتیں | مولوی عزیز الدین صاحب علوی کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ موصوف پر نمونیہ کا حملہ ہوگیا تھا اسکے بعد پیچش میں مبتلا ہوگئے ہیں۔ لکھنؤ میں زیر علاج ہیں باری تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔

منشی احمد حسین خانصاحب (پٹھان گڑھی) سال سوا سال سے علیل ہیں اس طرف بچھ سات ماہ سے دوران خون کی زیادتی ہوگئی ہے قلبی دورے جلدی جلدی پڑنے لگے ہیں۔ اختلاج قلب کی شدت ہوگئی ہے جس نے صاحب فراش کر دیا ہے۔ اکثر بات چیت بھی نہیں کرنے پاتے۔ تحریر سے گفتگو کرتے ہیں۔ خدا اپنا فضل کرے اور صحت کامل عطا کرے۔

ڈاکٹر سید سراج رسول صاحب کی حالت بدستور ہے کوئی نمایاں افاقہ ابھی تک نہیں ہوا ہے۔ شافی مطلق صحت کاملہ عطا فرمائے۔

بیگم اشتیاق (احمد عباسی بیرسٹرایٹ لا کے متعلق) معلوم ہوا ہے کہ موصوف پر اچانک اپنڈی سائٹس کا شدید حملہ ہوگیا ہے۔ معالجین کی کوششوں سے الحمد للہ مرض قابو میں آگیا طبیعت رو بسکون ہے ارادہ ہے کہ کافی سکون ہو جانے کے بعد بمبئی اپریشن کے لئے تشریف لے جائیں گی ہماری دلی دعا ہے کہ باری تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔

اس طرف محبوب احمد صاحب علوی پر پھر قلبی دورہ پڑا جس نے پریشان اور کمزور زیادہ کر دیا۔ چکر بھی آتے رہتے ہیں۔ خدا جلد سے جلد صحت عطا فرمائے۔

فرنگی محل کی اطلاع ہے کہ محمد حامد انصاری کی نومولود بچی پر نمونیہ کا شدید حملہ ہوگیا حالت زیادہ پریشان کن ہوگئی ہے۔

شاہد حسن علوی کا نومولود ایک ماہ کا بچہ بھی نمونیہ کے شدید حملے میں مبتلا ہوگیا۔ ۴۸ گھنٹے ہو چکے ہیں مطلق دودھ نہیں پیتا ہے۔ خدا صحت کامل عطا کرے۔

سانحات

ابھی چودھری نبی احمد صاحب کے سانحۂ ارتحال پر قصبہ ہی کھول کر آنسو بہا نہ پایا تھا کہ ۸ر جنوری ۱۱½ بجے دن کو قضا کے ظالم ہاتھوں نے ہم سے ہمارا ایک اور بزرگ (محمد ایوب صاحب علوی) کو بھی چھین لیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بہت سے اوصاف حمیدہ کے حامل تھے باقیات الصالحات کی چند گنتی کی ہستیوں میں سے تھے پرانے خلوص و شفقت کی یادگار رہتے۔ مرنجان مرنج پالیسی بزرگانہ شفقت۔ انسانی ہمدردی نمایاں خصوصیات تھیں۔ مرحوم نے ابتدا میں ریاست خداداد حیدرآباد میں وکالت کا امتحان دیا تھا تھوڑے دنوں وہیں وکالت کی۔ وطن آئے یہاں ریاست محمود آباد میں ۲۰ برس تحصیلدار رہے بحسن و خوبی خدمات انجام دیں نیکنام تحصیلدار رہیں تھے۔ پنشن لے کر وطن واپس آئے۔ سال ڈیڑھ برس ہوا فالج کا پہلا حملہ ہوا تھا۔ علاج معالجہ سے فائدہ ہو گیا۔ اس طرف دوسرا حملہ شدید ہوا۔ لیٹے لیٹے زخم پڑ گئے تھے جو بہت تکلیف دہ رہے اور انھیں تکلیفوں نے انھیں نقل و حرکت سے مجبور کر دیا تھا اور آخر کار جان لیوا ثابت ہوئے۔

باری تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور غمگین بیوہ، غم زدہ بیٹی (بیگم اشہد علی عباسی) اور دیگر متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحوم نے صرف ایک صاحب زادی واحد یادگار چھوڑی۔

دختر شاہد حسن علوی (سلمہا) اس طرف ایک عرصہ سے اسہال میں مبتلا تھی اطبا جگر و معدہ خراب بتاتے تھے۔ ڈاکٹروں کی رائے تھی کہ آنتوں میں زخم پڑ گئے۔ ہومیوپیتھ مرض سوکھا تجویز کرتے تھے ہماری رائے میں وہ امراض کا ایسا مجموعہ بنگئی تھی جو کسی کی آخر وقت تک سمجھ میں نہ آیا۔ بہرحال بچی نے بہت تکلیف اٹھائی اور ماں باپ کو داغ مفارقت دے گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خدا ماں باپ اور دیگر متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

پڑھنے ہم کو یہ اندوہناک خبر ملی کہ شہاب الدین صاحب علوی (خلف مرحوم شمیم الدین صاحب علوی) کی اہلیہ خانہ نے ۳۰ دسمبر کو عین عالم شباب میں بحالت زچگی نوزائیدہ بچہ کو چھوڑ کر داعی اجل کو لبیک کہا۔ خدا مرحومہ کی روح کو ابدی سکون عطا کرے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور نوزائیدہ بچہ کو پروان چڑھائے۔

یہ خبر بھی حزن و ملال کے ساتھ سنی جائیگی کہ ۲۹ جنوری کو وطن کے مشہور اور تجربہ کار طبیب حکیم وسیم الدین صاحب کا اناؤ میں انتقال ہو گیا۔ مرحوم مجودھری محلہ کاکوری میں رہتے تھے اور آخر عمر میں اناؤ چلے گئے تھے اور وہیں طبابت کرنے لگے تھے۔ ہمیں حکیم صاحب مرحوم کے جملہ پسماندگان سے دلی ہمدردی ہے خدا مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عنایت فرمائے۔

الحاج مولوی انوار الحسن صاحب کا سانحۂ عظیم

ابھی قلم کی سیاہی خشک نہ ہو پائی تھی۔ غمزدہ قلوب سکون بھی نہ پائے تھے کہ آج قصبہ میں یہ اندوہناک خبر پہونچی کہ ۱۲ر جنوری ۱½ بجے دن الحاج مولوی انوار الحسن صاحب نے ۹۵ برس کی عمر میں بمقام مولوی گنج لکھنؤ جہاں وہ بسلسلۂ علاج مقیم تھے داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ نام اللہ مرحوم علامہ محسن کاکوروی کے خلف اصغر تھے یوں تو علامہ بیدر مرحوم کے انتقال کے بعد ہی سے بالکل خستہ ہو گئے تھے اسکے بعد پے در پے سانحات کے صدمات نے بالکل پژمردہ کر ڈالا۔ امیر احمد۔ حکیم احمد۔ حامد حسن کے حادثات مرحوم کے لیئے ناقابل برداشت ہوئے۔ مرحوم کی خوبیوں سے کون فرد ہے جو واقف نہیں۔ عبادت و ریاضت واحد مشغلہ تھا۔ روزانہ ایک قرآن ختم کرنا عادت ثانیہ بن گئی تھی پنجوقتہ مسجد میں نماز کے عادی۔ اس طرف رات میں وضو کے لیے اٹھے تھے اندھیرے میں گرے چوٹ شدید آگئی۔ لکھنؤ بغرض علاج لے جائے گئے۔ درمیان میں طبیعت سدھر گئی۔ ادھر دو چار روز پیشتر تحریک نزلہ ہو گئی۔ جوشاندہ استعمال کیا طبیعت گرتی گئی۔ شام کو منجھلے بیٹے حاجی مصطفےٰ حسن صاحب جب یونیورسٹی سے واپس آئے ان سے فرمایا آج طبیعت زیادہ مضمحل معلوم ہوتی ہے۔ بڑے بیٹے محمد حسن صاحب کو خرابی طبیعت کی اطلاع دی گئی۔ جمعرات ۱۲ر جنوری ڈیڑھ بجے روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ کل من علیہا فان۔

مرحوم حضرت شاہ تقی علی قلندر قدس سرہ کے مرید تھے۔ مولوی محمد حسن صاحب کے انتظار کی وجہ سے بعد جمعہ ۱۳ر جنوری کو حضرت مخدوم نظام الدین قاری رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ میں اپنے برادر معظم علامہ نور الحسن نیر مرحوم کے قریب دفن کیے گئے۔

ہماری دلی دعا ہے کہ خدا مرحوم کو علی علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ہمیں مرحوم کے جملہ پسماندگان خصوصاً الحاج محمد حسن صاحب و الحاج حاجی مصطفےٰ حسن صاحب اور احسن بھتیجے صاحب علوی سے دلی ہمدردی ہے

ہم نے افسوس کے ساتھ سنا کہ بابو کیدار ناتھ سنگھ صاحب سری واستوا (ہرگدیلہ) سابق منیجر ریاست روہی جو کئی ماہ سے مختلف امراض میں مبتلا تھے ۸ اور ۹ کی درمیانی شب کو اپنی موجودہ سکونت گاہ واقع بھدیوان میں انتقال کر گئے۔ بابو جی کی عمر تقریباً ۷۰ سال کی تھی۔ ۹ر جنوری کو میت کانپور لیجائی گئی جہاں سوا تین بجے نعش نذر آتش کر دی گئی۔ نعش کے ساتھ بہت سے اعزہ اور احباب تھے ہم اس سانحے میں بابو جی کے بیٹے گورکھ سنگھ اور ارجن سنگھ اور راگنی بیوہ اور دیگر اقرباء سے تعزیت کرتے ہیں اللہ تعالےٰ آنجہانی کو سرگباشش فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

علی بادر کاکوروی پرنٹر و پبلشر نے تنویر پریس لکھنؤ میں چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار "پریم کنج" کاکوری سے شائع کیا